☆ نمازعید کھلے میدان (عیدگاہ) میں پڑھ لینا چاہیے۔(بخاری ۲/۳۳۱ ح:۹۵٦)

☆ نمازعید کے لیے پیدل اور سواری پر بھی جاسکتا ہے۔(بخاری ۲/۱۳٤ باب ۷)

☆ نمازعید کی دورکعات ہیں اور بعد میں خطبہ دینا چاہیے۔(بخاری ۲/۱۳٦ ح:۹٦٤)

☆ نمازعید سورج ایک نیزہ یا دو نیزہ برابر نکلنے پر ادا کرنا چاہیے۔(بخاری ۲/۱۳۸ باب ۱۵)

☆ نمازعید کی میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات قراءت سے پہلے کہنا چاہیے۔(ترمذی ۱/۲۱٦ رقم ۵۳۵،۵۳٦)

☆ نمازعید کے لیے نوجوان لڑکیاں، پردہ نشین عورتیں، حتی کہ حیض والی عورتیں سب کو جانا چاہیے اور حیض والی عورتیں دعاوخطبہ میں شریک ہوں اور نماز سے بچی رہے۔(ترمذی ۱/۲۱۷ ح:۵۳۹)

☆ نمازعید کے لیے جانے اور واپس آنے کے راستے کو بدلنا چاہیے۔(ترمذی ۱/۲۱۸ رقم ۵٤۰۔۵٤۱)

☆ عید کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے۔(ترمذی ۱/۲۱۸ رقم ۵٤۲)

☆ نمازعید میں سورہ فاتحہ کے بعد ﴿ **سبح اسم ربک الأعلی** ﴾ اور ﴿ **هل أتاک حديث الغاشيه** ﴾ یا ﴿ **ق والقرآن المجيد** ﴾ اور ﴿ **اقتربت الساعة** ﴾ میں سے کوئی پڑھنا چاہیے۔(ابن ماجه ۱/۵۲۹ ح:۱۲۸۱،۱۲۸۲)

☆ عید کے دن شرعی حدود میں رہ کر خوشیاں منا سکتے ہیں۔(ابن ماجه ۱/۵۳۳ باب ۱٦۳)

☆ عید کے دن نماز کھڑی ہونے تک کثرت سے تکبیر کہنا چاہیے۔(فقه السنة ۱/۳۲۵)

☆ عید ملتے وقت وقت ایک دوسرے سے (**تقبل الله منا ومنک**) کہے، صحابہ کا یہی عمل تھا۔(پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰهی : مسائل عیدین ص/۷۲، بحواله مغنی ۳/۹٤، بحواله مسند احمد، فتح الباری ۲/٤٤٦، وحسنه ابن حجر)

☆ سلف صالحین رمضان سے پہلے چھ مہینے تک بارگاہ الٰہی میں اگلا رمضان تک زندگی پانے اور رمضان نکلنے کے بعد چھ مہینے قبولیت کے لیے دعا کرتے تھے۔(المناهل الحسان فی دروس رمضان ص/۱۰)

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت: رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جو رمضان کے روزے رکھ لے، پھر شوال کے چھ روزے بھی رکھے تو اس کو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوگا۔"

فقہ الواقع

انجکشن بحالت روزہ

﴿ فمن كان منكم مريضا أو علىٰ سفر فعدة من ايا م اخر ﴾[البقرة: ١٨٤] ﴿ومن كان مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر ﴾[البقرة: ١٨٥] ان آیات میں مریض کو رمضان شریف میں زیر علاج رہنے کی صورت میں روزہ افطار کرنے اور بعد میں روزوں کی گنتی پوری کرنے کی رعایت عطا فرمائی گئی ہے۔

دوائی کھانے یا پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور دوائی کی مالش سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ گلوکوز اور وٹامن وغیرہ پر مشتمل انجکشن سے بھی معاصر فقہاء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن ''عام انجکشن'' سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ متاخر فقہاء میں محل اختلاف ہے۔

اس مضمون کا مدعا یہ ہے کہ رگوں میں ڈالے جانے والے عام انجکشن کو بھی ''ناقضِ صوم'' ماننے والے علماء کرام کا قول راجح ہے۔

اس اجتہادی مسئلے کے دوسرے رخ کو اجاگر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اہل علم مزید تحقیق کر کے اقرب الی الحق مسئلے کو اجاگر فرمائیں۔

جزاهم الله ـعزوجل ـ جزاءً موفوراً (عبدالوھاب خان)

تمہید

دین فطرت ''اسلام'' کے بنیادی مصادر صرف تین ہیں' جن سے کسی مسلمان کے لیے اختلاف کی ہرگز گنجائش نہیں:

(۱): کتاب الٰہی، (۲): سنت نبویہ، (۳): اجماع امت۔

(۴) اور چوتھا ماخذ ''قیاس'' ہے، لیکن یہ کوئی مستقل مصدر شریعت نہیں، بلکہ کتاب وسنت اور اجماع سے مسئلہ ثابت نہ ہونے کی صورت میں بوقت ضرورت اس سے کام لیا جاتا ہے۔ نیز **علت جامعہ** اور **الغاءِ فارق** کے مختلف پہلوؤں کے پیش نظر کسی بھی مجتہد کا قیاس حجت قطعی نہیں، بلکہ اس میں اختلاف کی گنجائش ہر دور میں رہتی ہے۔ حتیٰ کہ جدید سائنسی تجربات کی روشنی میں بھی ایک قیاس کو دوسرے قیاس پر ترجیح دیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے نکات قیاس:

(ان نکات سے سماحۃ الشیخ عبدالعزیز ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی استفادہ فرمایا ہے اور اس کا حوالہ بھی دیا ہے۔)

[دیکھو: مجموع فتاویٰ ابن باز: ٥/٢٤٥] **لہٰذا** ان نکات کی روشنی میں زیر بحث مسئلے کو پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں: ''سرمہ، قبض کشائی کے لیے مقعد کے راستے ڈالی جانے والی دوا اور پیشاب کی نالی میں ٹپکائی جانے والی دوا، گدّی اور گہرے زخم میں دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کے بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف ہے۔ اور راجح یہ ہے کہ ان میں سے کسی بھی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا...... ان چیزوں کو ناقض صوم ماننے والے

''قیاس'' سے کام لیتے ہیں اور یہ ''قیاسات'' درج ذیل وجوہ سے ''غلط'' ہیں:

{1} قیاسِ صحیح نص شرعی کی طرح دلالت کرتا ہے، فرق یہ ہے کہ قیاس کی دلالت خفی ہوتی ہے۔ کتاب وسنت میں اس طرح کی چیزوں سے روزہ ٹوٹنے کی دلیل نہیں تو یہ چیزیں روزہ نہیں توڑ سکتیں۔

[1] انجکشن دورِ نبوت کے بعد کی ایجاد ہے۔ پس اس سے متعلق ''عدم دلیل'' روزہ نہ ٹوٹنے کی حجت نہیں بن سکتا۔

[2] یہ معروف طریقہ علاج ہے، لہٰذا قیاس کے ذریعے حکم معلوم کرنا ضروری ہے۔

[3] ناک سے پانی کھینچنے اور رگ میں انجکشن لگانے کے مابین ''علت جامعہ'' کی پہچان کے لیے ٹیکوں کی اقسام اور ان کی تاثیر معلوم کرنا ضروری ہے۔

دوا کی نوعیت کے لحاظ سے انجکشن کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ''مقوی'' انجکشن یہ غذا کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

(۲) ''غیر مقوی'' انجکشن یہ مرض کو دور کرتے یا جراثیم کو تلف کرتے ہیں۔

{2} ضروری مسائل لازماً رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہونے چاہئیں اور امت کو اسے آگے نقل کرنا چاہیے۔ جب ایسا نہیں ہوا تو پتہ چلا کہ یہ دین نبوی میں سے نہیں ہے۔

(۳) ''غنودگی والے'' انجکشن یہ مریض کو سکون دلاتے ہیں اور وہ درد یا بھوک و پیاس کو بھول کر سو جاتا ہے۔

الغرض تینوں قسم کے انجکشن جسمانی حالت میں واضح تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔

انجکشن اور پانی: کوئی بھی انجکشن پانی کے بغیر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ بعض میں پانی شامل ہوتا ہے اور بعض میں الگ شیشی سے پانی شامل کر کے محلول بنایا جاتا ہے۔ بعض فقہاء کرامؒ کے ''قیاس'' میں یہ ''**پانی**'' نظر انداز ہو گیا ہے۔

یہی صاف **پانی** رگوں کے راستے ڈائریکٹ خون میں شامل ہو کر اپنا کام کرتا ہے،

{3} قیاس کے لیے ''علت جامعہ'' یا ''الغاء الفارق'' کا ثبوت ضروری ہے۔ جو ان قیاسوں میں مفقود ہے۔

گردے میں فلٹر ہو کر فاضل مواد پیشاب کی شکل میں الگ ہو جاتا ہے اور مفید اجزاء جزوِ بدن بنتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ عام انجکشن میں پانی کی مقدار کم ہونے کی وجہ سے مریض کو پیشاب کی فوری حاجت محسوس نہیں ہوتی......

لیکن براہ راست خون میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کا اثر پیے ہوئے پانی سے زیادہ اور جلدی ہوتا ہے۔

{4} حدیث ''بالغ فی الاستنشاق الا أن تکون صائماً'' پر قیاس ضعیف ہے، کیونکہ نتھنوں سے پانی کھینچنے والے کے حلق تک بلکہ پیٹ تک پانی اتر آتا ہے، اس سے پانی پینے کی طرح بدن کو غذائیت ملتی اور پیاس بجھتی ہے۔ اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو عقل سے بھی معلوم ہوتا کہ یہ پینے کی قسم کا عمل ہے اور دونوں میں فرق صرف ''منہ کے راستے'' پانی کا داخل ہونا یا نہ ہونا ہے اور یہ فرق شرعاً معتبر نہیں۔ اور مذکورہ اشیاء کھانے پینے کی طرح غذا بننے سے قاصر ہیں اور معدہ میں ان کا اثر نہیں پہنچتا۔

{5} نص اور اجماع سے روزہ دار کے لیے کھانے پینے اور جماع سے منع ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: '' إن الشیطان یجری من الإنسان مجری الدم'' [متفق علیه] ''بیشک شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔'' اور کوئی شک نہیں کہ خون کھانے پینے سے بنتا ہے، جب انسان کھاتا پیتا ہے تو شیطان کا راستہ وسیع ہوجاتا ہے، اس لیے بعض سلفؒ نے کہا: ''فضیقوا مجاریه بالجوع'' ''بھوک کے ذریعے اُس کا راستہ تنگ کردو۔'' کیونکہ خون کی کمی سے شیطان کے لیے جسم میں راستہ تنگ ہو جاتا ہے، اس کی قوت کم ہوجاتی ہے۔ جبکہ یہ تأثیر مذکورہ بالا اشیاء (سرمہ وغیرہ) میں نہیں پائی جاتی۔

[4]'' بالغ فی الاستنشاق إلا أن تکون صائما '' سے جسم کے اندر پانی اور دوائی کے پہنچنے کو ناقض روزہ قرار دینے پر استدلال ظاہر ہے۔ کیونکہ انجکشن اور پینے میں فرق صرف ''راستے'' کا تھا، ثابت ہوا کہ یہ فرق شرعاً معتبر نہیں ہے۔

(ناک میں دوائی ڈالنا جائز نہیں، کیونکہ اس کا گلے تک راستہ ہوتا ہے۔) [فتاوی ابن باز ٥/ ٢٤٨]

(حالت روزہ میں عطر اور دھونی کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ دھونی ناک میں نہ کھینچی جائے۔)[٥/ ٣٥٢]

[5] انجکشن کی دوائی سے جسم کو طاقت ملنے یا نہ ملنے سے قطع نظر، اس کے ساتھ داخل ہونے والا پانی خون میں شامل ہو کر اپنا کام کرتا ہے اور اس سے جسمانی حالت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

البتہ گوشت میں ڈالا جانے والا انجکشن براہِ راست خون میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے مالش وغیرہ پر قیاس کیا سکتا ہے۔

شریانوں کے ذریعے انجکشن خون میں شامل ہو جاتا ہے، جس سے خون کی مقدار میں (کم از کم پانی کا تو) اضافہ ہوتا ہے، بالفاظِ دیگر: شیطان کے لیے راستہ کشادہ ہوجاتا ہے۔

اسی لیے ڈاکٹر صاحبان کا کہنا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر اور شوگر جیسے امراض کے لیے روزہ رکھنا بہت مفید ہے۔